یادرفتگان

ضبط وترتیب : مولانا حامد الحق حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

ایک جید فاضل دیوبند مولانا ڈاکٹر اسرار الحق کی وفات

(نوٹ) مولانا حافظ اسرار الحق" ولد جناب شیخ انوار الحق صدیقی " ۱۹۲۵ء میں اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔ آپ تقریباً ۸۰ برس کی عمر میں ۸ صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳ مئی جمعرات کو انتقال کر گئے۔ آپ کے جنازہ میں حضرت مہتمم صاحب کے علاوہ مہتمم صاحب کے ماموں (قدیم فاضل دیوبند) حضرت مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیروی اور کئی ممتاز علماً دارالعلوم کے اساتذہ کرام اور طلباً نے شرکت کی۔ ادارہ اور دارالعلوم حقانیہ کے سب افراد آپ کے بیٹوں ڈر کامل و وقار احمد صاحبان اور آپ کے خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ ان کی تدفین کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مجمع سے حسب ذیل مختصر خطاب کیا .... (ادارہ)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

کل نفس ذائقة الموت عزیز بھائیو!

نماز جمعة المبارک قریب ہے قلیل وقت ہے' سب اہل جنازہ نے نماز جمعہ کی تیاری بھی کرنی ہوگی میں صرف حضرت مولانا اسرار الحق صدیقی نور اللہ مرقدہ کی تدفین کے موقع پر ان کی چند خصوصیات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میت کے موقع پر وعظ اور واعظ موجود نہ بھی ہو تو روایات میں آیا ہے کہ موت خود واعظ ہے۔ کفی المرء با الموت واعظا۔ موت حق ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ روئے زمین پر ہر چیز کے لئے فنا ہے۔ ماسوائے اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک کے کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال و الاکرام۔ مگر موت العالم موت العالم مولانا مرحوم کا اچانک رات کو کار حادثہ میں انتقال کر جانا ہم سب کیلئے باعث صدمہ بنا

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کا ایک اور درجہ دے کر ان کے درجات کو بلند کرنا تھا۔ خاندان کیلئے بھی یقیناً یہ حادثہ شدید صدمے کا باعث ہے۔ مولانا کی زندگی کے متعلق شاید سارا مجمع اور اہل اکوڑہ اپنے اس شہر کے باسی عالم سے بہتر طریقے سے واقف نہیں۔ انہوں نے طبابت اور زراعت کا راستہ اختیار کر کے اپنی علمی صلاحیتوں کو محدود کر دیا ورنہ آج اور حالات ہوتے۔ وہ ایک جید عالم دین تھے' ان کی موت اکیلے ان کے صاحبزادوں کا صدمہ یا صرف خاندان کے لئے نہیں بلکہ ایک عالم کی موت ہے۔ ان کے ضبط کردہ علوم' تحریر و مخطوطات سے آج کئی علماٗ اور شیخ الحدیث بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ ان جیسی صلاحیت والے انسان آج بہت کم ہیں۔ علم کے میدان میں ان کا ذخیرہ علم محفوظ کرنا چاہیے۔

زمانہ طالب علمی میں مولاناؒ نے دارالعلوم دیوبند میں امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کی سنا ہے کہ ان کے پرچے نمونہ اور یادگار کے طور پر آج بھی دارالعلوم دیوبند میں موجود ہیں ۔ مولاناؒ نے ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد سندِ فراغت حاصل کی۔ وہ حضرت مولانا اسعد مدنی اور حضرت مولانا سلیم اللہ خان کے رفیق درس تھے ۔ مولانا سریع القلم اور قوی الحافظ شخصیت تھے ان کے اساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ' شیخ الحدیث حضرت مولانا اعزاز علیؒ کی تقاریر و آمالی مولانا نے ٹیپ ریکارڈ اور کمپیوٹر سے زیادہ بہتر طریقے پر نقل کی تھیں۔ بخاری شریف' ترمذی شریف کی کاپیاں انہوں نے انتہائی محنت سے ان اکابرین کے دروس سے نقل فرمائی' مولاناؒ نے دارالعلوم حقانیہ کے بانی حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ سے طحاوی وغیرہ خصوصی شاگرد کی حیثیت سے پڑھی۔ یہ تحریرات ان کا صدقہ جاریہ ہیں۔ جس کی حفاظت ضروری ہے۔ یرفع اللہ الذین آمنوا والذین اوتوا لعلم درجات وہ آخر وقت تک علمی ذوق سے وابستہ رہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کا مرحوم پر اعتماد تھا۔ مولانا مرحوم اگرچہ بعد میں تدریس کے شعبہ سے منسلک نہ رہے لیکن گھر کے علاوہ اپنے کلینک میں بھی ہر وقت کتاب کے مطالعہ اور شوقِ تحریر میں مصروف نظر آتے۔ مولاناؒ حضرت والد مرحومؒ کے ساتھ دارالعلوم کے ابتدائی دنوں سے دارالعلوم کی خدمات اور ترقی میں کوشاں رہے اور ابتدائی دور میں دو ایک سال دارالعلوم حقانیہ میں تدریس بھی کرتے رہے میں نے بھی ایک آدھ کتاب پڑھی۔ اب مرحوم کی مغفرت اور اعلیٰ درجات پر فائز ہونے کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ امین۔